السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ میں مختلف قسم کی این جی اوز رفاہی کام کررہی ہیں، جو لوگوں کو قرض، مویشی، پھل دار اور پھول دار پودے، سڑکیں، پانی کی سکیمیں اور اسی قسم کی دوسری سہولتیں مہیا کرتی ہیں جب کہ ایسی خدمات کی آڑ میں ان کے مقاصد بڑے مبہم اور خلافِ وطن و دین ہوتے ہیں۔ ان خدمات کے عوض میں یہ تنظیمیں لوگوں کے اذہان کو متاثر کرکے اپنا راستہ ہموار کرتی اور مخصوص مقاصد حاصل کرتی ہیں۔

شرعی نقطہ نظر سے پسماندہ لوگ این جی اوز سے قرض لے سکتے ہیں یا نہیں؟ تاریخ اسلام میں کسی مشرک و کافر کی طرف سے دی گئی امداد مسلمانوں نے قبول یا مسترد کی ہو؟ وضاحت فرمادیں تاکہ لوگوں کو بالتفصیل آگاہ کیا جاسکے۔

(سائل: محمد بشیر، ایبٹ آباد) (۱۳ جولائی ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین و ایمان کی سلامتی کے پیش نظر ان لوگوں سے حتی المقدور دور ہی رہنا چاہیے اور اگر جملہ تحفظات ممکن ہوں تو قرض سمیت جملہ سہولیات سے فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ نبی ﷺ نے یہود سے قرض کا معاملہ کیا تھا لیکن ان کی شر سے بچنا اوّلین شرط ہے۔

نبی ﷺ نے صفوان بن امیہ کے مسلمان ہونے سے پہلے اس سے امداد لی تھی اور دوسرے ایک مشرک کی اعانت کو رد کردیا تھا۔ اس سے اہل علم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ غزوہ وغیرہ کے حالات میں کافر کی امداد قبول نہیں کرنی چاہیے ہاں البتہ اگر کوئی اور ذاتی ضرورت وغیرہ پیش ہو تو پھر جائز ہے یا ایسا کافر ہو جو مسلمانوں کی بابت اچھی رائے رکھتا ہو تو اس سے بھی استعانت کا جواز ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، (شرح نووی: ۱۱۸/۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 595

محدث فتویٰ